السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سونے کی دکانوں کے ایسے مالکان کے پاس کام کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے جو سودی یا حرام حیلے یا ملاوٹ اور دھوکا وغیرہ کے غیر شرعی کام کرتے ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسے لوگوں کے پاس کام کرنا حرام ہے جو سود یا دھوکا وملاوٹ کا کاروبار کرتے ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ۚ ٢ ... سورة المائدة

"اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

یہ ارشاد بھی ہے :

وَقَد نَزَّلَ عَلَيكُم فِى الكِتـٰبِ أَن إِذا سَمِعتُم ءايـٰتِ اللَّهِ يُكفَرُ بِها وَيُستَهزَأُ بِها فَلا تَقعُدوا مَعَهُم حَتّىٰ يَخوضوا فى حَديثٍ غَيرِهِ ۚ إِنَّكُم إِذًا مِثلُهُم ١٤٠ ... سورة النساء

"اور اللہ نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگ جائیں ان کے پاس مت بیٹھو ورنہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(من راي منكم منكرا فليغيره بيده ' فان لم يستطع فبلسانه ' فان لم يستطع فبقلبه) (صحيح مسلم' الايمان' باب بيان كون النهى عن المنكر لخ' ح:49)

"تم میں سے جو شخص کوئی برا کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے سمجھا دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے۔"

اور جو ایسے لوگوں کے پاس کام کرتا ہے اس نے گویا اس برے کام کو نہ ہاتھ سے مٹایا، نہ زبان سے سمجھایا اور نہ دل ہی میں برا جانا، لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی